بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کلمۃ الحرمین

حافظ عبدالحمید عامر

"وَاِنْ خِفْتُمْ عَیْلَةً فَسَوْفَ یُغْنِیْکُمُ اللّٰهُ ... !"

خود انحصاری کی پالیسی کا جاری رہنا ہی ملک و ملّت کے مفاد میں ہے !!

مدتِ مدید سے ہمارے سیاسی حلقے جمہوریت کو جس قدر مقدس باور کراتے چلے آرہے ہیں، ملک میں اسی قدر اس کی مٹی پلید ہو رہی ہے ـــــ عجیب بات یہ کہ ہمیشہ اس کے سگوں ہی نے اس کے ساتھ سوتیلوں کا سا سلوک کیا ہے ـــــ علاوہ ازیں، حالات اس کے لیے خواہ کتنی ہی نازک صورت اختیار کر جائیں، جمہوریوں کے نزدیک یہ مستحکم ہی ہوتی ہے، کمزور نہیں ! ـــــ عوام اس کی وجہ سے جس قدر زیادہ مصائب کا شکار ہوں گے، اسی قدر ان کا جمہوری سیاسی شعور ابھرتا ہی ہے، دبتا نہیں ـــــ اور خدانخواستہ ملک کی نیا خواہ ڈگمگانے لگے، یہ ترقی کی راہ پر گامزن ہی ہوتا ہے، تھمتا نہیں ! ـــــ جی ہاں، واقعات نے ہمیں یہی کچھ بتلایا ہے، حالات کا برسوں مطالعہ کرنے کے بعد ہم اسی نتیجہ پر پہنچے ہیں !

ہماری نظر میں جمہوریت ایک سراب ہے ـــــ خود بھی فراڈ ہے اور فراڈ ہی کے ہاتھوں پریشان بھی ! ـــــ اس کے باوجود جہاں تک اس کی تباہ کاریوں کا تعلق ہے، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مغربی استعمار کا زہر میں بجھا ہوا یہ وہ خنجر ہے، جو ایک مدت سے مسلمان کے سینے میں پیوست رہنے کے بعد اس کے قلب و دماغ میں رب کی حاکمیت کی بجائے عوام کی حاکمیت کا کافرانہ تصور پیدا کر چکا ہے ـــــ تاہم اس وقت شرعی اور دینی نقطۂ نگاہ سے اس کا جائزہ لینا، یا اس کے اثراتِ بد کی تفصیل بیان کرنا مقصود

نہیں ـــــ اس وقت سوال یہ پیشِ نظر ہے کہ اپنوں ہی نے اس کے ساتھ بیگانوں کا سا سلوک کیوں کیا ؟ ـــــ ووٹ ، جسے جمہوری مذہب میں قوم کی امانت کہا جاتا ہے ، اس امانت ہی سے خیانت کیوں کی گئی ؟ ـــــ عوامی رائے جسے بڑا مقدس خیال کیا جاتا ہے ، اس تقدیس ہی کی بے حرمتی کیوں ہوئی ؟ ـــــ منتخب حکومت جسے بڑا مستحکم خیال کیا جاتا ہے ، اس استحکام ہی کو جڑ سے کیوں اکھیڑ ڈالا گیا ؟ ـــــ اور ملک کا وہ آئین ، جسے آئینِ خداوندی پر بھی بالادستی عطا کر دی گئی ہے ، اس آئین ہی کی دھجیاں کیوں اڑائی گئیں ؟

گزشتہ حکومت ایک آئینی حکومت تھی ، اور اس آئین کی رو سے اسے پانچ سالہ مدتِ اقتدار پوری کرنے کا حق حاصل تھا ، لیکن اسے یہ مدت پوری نہ کرنے دی گئی! ـــــ اسے عوامی اعتماد حاصل تھا ، لیکن اس اعتماد ہی کو بداعتمادی کی بھینٹ چڑھا دیا گیا ـــــ آخر کیوں ؟ ـــــ جمہوریت ہی نے تو اس حکومت کو پروان چڑھایا تھا ، اور اس حکومت کی بنا پر ہی یہ جمہوریت ملک میں مضبوط ہو چلی تھی ، پھر آخر جمہوریت ہی کو کون سا خطرہ لاحق ہوا کہ اس کی حکومت کو ختم کر دیا گیا ؟ ـــــ ملک کے ہر ذی شعور ، محبِّ وطن کے لیے اس سوال کا جواب تلاش کرنا حب الوطنی کا ناگزیر تقاضا ہے !

بیرونی قرضے حاصل کرنا ترقی پذیر ملکوں کی مجبوری ہوتی ہے ، اور ساہوکار ملک یہ قرضے انہیں بڑی خوشی سے اس لیے فراہم کرتے ہیں کہ ایک تو سود پر قرض دی جانے والی بھاری رقوم ان کے لیے ایک انتہائی نفع بخش کاروبار ہوتا ہے ، اور دوسرے ان کی بنا پر وہ ان غریب ملکوں کی اندرونی اور بیرونی پالیسیوں پر بھی چھائے رہتے ہیں ـــــ پاکستان میں بھی یہی کچھ ہوتا رہا ! ـــــ کہنے کو ہم آزاد ملک کے باسی ہیں ، لیکن سیاسی اور معاشی طور پر ہم آج بھی امریکہ کے دست بستہ غلام ! ـــــ اس ملک کے ایک ایک باشندے کا بال بال نہ صرف بیرونی قرضوں میں جکڑا ہوا ہے ، بلکہ ہماری تمام تر پالیسیاں بھی مکمل طور پر اس کے قبضہ و کنٹرول میں ہیں ، حتیٰ کہ ہماری حکومتیں بھی باہر ہی سے بنتی ہیں اور بگڑتی ہیں ـــــ سابقہ منتخب حکومت ، جسے ہم علیٰ وجہ

البصیرت معزول شدہ حکومت کہیں گے ، اس کا جرم صرف یہی تھا کہ اس نے اس بیرونی قبضہ اور کنٹرول کے خلاف بغاوت کر دی تھی اور اس کی معاشی پالیسیاں جمہوری دیوتا کی ان معاشی پالیسیوں سے ٹکرا گئی تھیں جو اس کی نظر میں ہمیں مسلسل اپنا معاشی غلام بنائے رکھنے کے لیے ضروری تھیں !

نواز شریف ایک صنعتکار ہیں ، انہوں نے ایک ہوشیار کاروباری آدمی کی طرح زرِ مبادلہ کی آزادانہ آمد و رفت ، پرائیوٹائزیشن اور دوسری انقلابی معاشی پالیسیاں اپنا کر جہاں زرِ مبادلہ کے ذخائر میں معقول حد تک اضافہ کیا ، وہاں ورلڈ بینک ، آئی ایم ایف اور امریکہ کا پتہ صاف کر کے مشرقِ بعید کی ابھرتی ہوئی اقتصادی دنیا میں اپنے متبادل ذرائع تلاش کر لئے ——— ساتھ ہی ساتھ انہوں نے قرض و سود کے خالص ساہوکارانہ لین دین کی بجائے اقتصادی روابط کو ملک کی صنعتی ترقی اور خود انحصاری کی بنیادیں قرار دیا ، تاکہ داخلی معاشی توانائی مستقبل میں ملک کو ہمیشہ کی محتاجی سے نجات دلادے ——— علاوہ ازیں انڈس ہائی وے کی تعمیر ، گوادر کی بندرگاہ کی تعمیر ، پورٹ قاسم کی توسیع ، انڈس موٹرز ، ہنڈا موٹرز وغیرہ ، یہ سب ان کی راہ کی طے شدہ یا آئندہ طے کی جانے والی منزلیں تھیں ، اور جو دیگر معاشی فوائد کے علاوہ ملک کی ایک کثیر آبادی کو روزگار کے مواقع بھی مہیا کر سکتی تھیں ——— خود انحصاری کی یہ وہ پلاننگ تھی ، جس کی بناء پر ملک اغیار کے سہارے کے بغیر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا تھا ——— امریکہ بہادر بھلا یہ سب کچھ کیسے برداشت کر لیتا ؟ ——— شکار ہاتھ سے نکلا جا رہا تھا ، چنانچہ اس نے نواز شریف کو کشکولِ گدائی توڑنے کی سزا سنا دی ——— اس نے لانگ مارچ کے ذریعے ایسا انتظام کرا دیا کہ معاشی منصوبے کھٹائی میں پڑ گئے ، سرمایہ کار پیچھے ہٹ گئے ——— یوں ان کی حکومت ڈانواں ڈول ہوئی ، اور ہم نے دیکھا کہ ہمارا آئین اور ہماری عدلیہ بھی منتخب وزیر اعظم کو تحفظ مہیا نہ کر سکی ، چنانچہ وہ مستعفی ہونے پر مجبور ہو گئے !

حالات کے تجزیہ سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ امریکہ کو ہمارے لیے جمہوری نظام صرف اس لیے عزیز ہے کہ ہم ہمیشہ عدمِ استحکام کا شکار رہیں ، نیز اس نظام

کے ذریعے اس کے مختلف ایجنٹ برسرِ اقتدار آکر اس کے مفاد کے لیے کام کرتے رہیں — وہ جس کے ذریعے بھی اپنے مفادات پورے ہوتے دیکھے گا، اسے اپنا آلۂ کار بناتا رہے گا — لیکن سوال یہ ہے کہ ہمارا ملک کیا آئے دن ان نت نئی تبدیلیوں، اکھاڑ، پچھاڑ اور عدمِ استحکام کا متحمل ہو سکے گا؟ — کیا واضح طور پر یہ اس ملک کو تباہ کرنے کی سازش نہیں؟ — حب الوطنی کے جذبے سے معمور ہر پاکستانی اسی نتیجہ پر پہنچے گا کہ ملک کو سیاسی اور معاشی ہر لحاظ سے اغیار کے چنگل سے چھڑا لینے ہی میں ہماری عافیت ہے — خود انحصاری ہماری ناگزیر ضرورت ہے، لہٰذا اس پالیسی کا جاری رہنا ہی ملک و ملت کے مفاد میں ہے!

نواز شریف یہی عزم لے کر اٹھے تھے، لیکن ان سے ایک بڑی بھول یہ ہوئی کہ نفاذِ شریعت کے لیے انہوں نے قطعاً کچھ نہ کیا — چنانچہ یہ زک انہوں نے اسی لیے اٹھائی ہے کہ عوام سے کئے گئے اس وعدہ کو انہوں نے فراموش کر دیا تھا — وہ قرآنِ مجید کے بیان کردہ اس راز کو پا نہ سکے کہ خود انحصاری کا انحصار محض مادی اقدامات پر نہیں، رب کی نصرت پر ہے — ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ إِن شَاءَ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ"! (التوبۃ: ۲۸)

"اور اگر (مشرکین سے قطع تعلقی کے باعث) تمہیں فقر و مفلسی کا خوف ہو، تو اللہ چاہے گا تو تمہیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا — بلاشبہ اللہ تعالیٰ جاننے والا بھی ہے، حکمت والا بھی"!

لہٰذا اگر وہ کشکولِ گدائی توڑ دینا ہی چاہتے تھے تو ان کے لیے ضروری تھا کہ نفاذِ شریعت کے ذریعہ رب کی رضامندی تلاش کرتے! — جی ہاں، نفاذِ شریعت ہمارا نصب العین ہے، اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ اس نصب العین سے انحراف ہی نے ملک و ملت کو نت نئے مصائب سے دوچار کیا ہے۔ چنانچہ ہم یہ مطالبہ اس وقت تک کرتے رہیں گے، جب تک یہ گوہرِ مقصود ہاتھ نہیں آجاتا!

تاہم اس وقت ملکی سلامتی کے حوالے سے فوری توجہ طلب مسئلہ ان انتخابات کا ہے، جو زبردستی ہم پر ٹھونس دیئے گئے ہیں — اس وقت صورتِ حال یہ

ہے کہ ایک طرف امریکہ کے مجوزہ نئے ایجنٹ ہیں، جو اس سے قبل ملک کو دولخت کرنے کے مجرم بھی ہیں، اوراب اپنے آقائے دلی نعمت سے رسمِ وفا نبھانے پر بھی تلے ہوئے ہیں —— جبکہ دوسری طرف تنہا قوت' جو اُن کا مقابلہ کر سکتی ہے، نواز شریف ہیں، جو کم از کم محبِ وطن ضرور ہیں اور اسی بناء پر امریکہ کے زیرِ عتاب بھی ! —— ان کے علاوہ جہاں تک دینی جماعتوں کا تعلق ہے، ان میں سے بعض وہ ہیں جو براہِ راست امریکی لابی کے ہاتھ مضبوط کر رہی ہیں، اور بعض وہ جو بالواسطہ انہیں تقویت دے رہی ہیں۔ —— مؤخرالذکر کے لیڈر اس خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ ووٹوں کے ذریعہ برسرِ اقتدار آکر وہ یہاں اسلام کی عملداری قائم کریں گے، حالانکہ اس کا واحد راستہ تمام دینی جماعتوں کا کتاب و سنّت پر غیر مشروط اتحاد و اتفاق ہے —— اگر وہ اس اتحاد و اتفاق سے مشرف ہوتے تو کسی حکومت کی مجال نہ تھی کہ ان کے مطالبۂ نفاذِ شریعت کے سامنے گھٹنے نہ ٹیک دیتی —— لیکن ایک تو انہوں نے جمہوریت کے ساتھ "اسلامی" کا دم چھلا لگا کر اسے مسلمان کرنے کی کوشش کی، اور اس کے طفیل اتفاق و اتحاد کی بجائے انتشار و افتراق میں مبتلا ہوئے —— دوسرے جب بھی انہیں موقع ملا، انہوں نے کتاب و سنّت پر اپنی اپنی فقہ کو ترجیح دیتے ہوئے اسے شریعت باور کرانا چاہا اور اس طرح متعدد فقہوں کی بناء پر متعدد شریعتوں کے قائل ہوئے —— یوں ایک خدا اور ایک رسولؐ کو ماننے والے جب دینی و دنیاوی ہر لحاظ سے گروہ بندیوں کا شکار ہو کر کمزور و متفرق ہوئے تو حکمرانوں کو یہ کہنے کا موقع مل گیا : "پہلے آپ یہ فیصلہ تو کریں کہ کونسی شریعت نافذ کرانا چاہتے ہیں، پھر اس کا نفاذ بھی ہو جائے گا"! —— چنانچہ یہ بیل منڈھے نہ چڑھ سکی اور ملک کو آج تک اس کی وہ نظریاتی بنیادیں مہیا نہ ہو سکیں، جن پر اس کی سلامتی کا دار و مدار ہے —— پس ملک میں عدمِ نفاذِ شریعت کے اصل مجرم تو وہ خود ہیں، تب انتخابی مہم میں ان کی طرف سے نفاذِ شریعت کا نعرہ محض ایک نعرہ ہی ہے، عملاً وہ نواز شریف کی چند سیٹیں خراب کرنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکیں گے !

اس تفصیل سے ظاہر ہے کہ ملک میں اصل مقابلہ پیپلز پارٹی اور نواز شریف

کے درمیان ہے اور صورتِ حال بڑی نازک ! —— اب یہ سوچنا عوام الناس کا کام ہے کہ وہ خدانخواستہ اپنا وزن ملک دشمنوں کے پلڑے میں ڈالیں گے ؟ — انہیں تقویت پہنچانے والوں کا ساتھ دیں گے ؟ —— اور یا پھر ان کی حمایت اس شخص کے لیے ہوگی، جو اپنے ملک کو مضبوط دیکھنا چاہتا اور اسے خود کفیل بنانا چاہتا ہے ؟

اللّٰھم وفّق لنا لما تحبّ وترضیٰ —— وما علینا الّا البلاغ !

شعروادب — جناب فضل الرحمان فضلؔ

نعت

نام محمدؐ پیارا پیارا — اللہ کا ہے راج دلارا
نام ہے اللہ کا "محمود" — ہے وہی خالق اور معبود
نام پیمبر اس سے نکلا! — یعنی "محمدؐ" اللہ اللہ!
اللہ ہے خود آن میں یکتا — اور محمدؐ شان میں یکتا
اس کا احاطہ عقل کرے کیا — کام نہیں یہ اس کے بس کا
خلقت میں وہ گرچہ بشر ہے — سارے جہاں میں افضل تر ہے
طبعِ سلیم ہے، اللہ اللہ! — حسن و خُلق میں ہے وہ یکتا
خود وہ شاہِ عرب و عجم ہے — سر اللہ کے آگے خم ہے
علم و فضل میں طاق اور ماہر — اللہ کی توصیف زباں پر
شب میں بھی مشغولِ عبادت — حق نے انہیں بخشی ہے فضیلت

فضلؔ کے دل میں ہے یہ حسرت
ہو جائے اس کی بھی شفاعت